مسافر کسی جگہ اس نیت سے ٹھہرے کہ جب کام مکمل ہوگا تو چلا جاؤں گا، تو کیا وہاں قصر کرنی ہو گی؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص کو بانوے (92) کلومیٹر سے اوپر کا سفر کرنا ہے، جہاں اس کو جانا ہے، اس کو یہ نہیں پتا کہ وہاں کتنے دن رہے گا؟ پندرہ (15) دن یا اس زیادہ بھی رہ سکتا ہے اور کم بھی، جب کام ہوگا تو چلا آئے گا، کیا یہ وہاں قصر نماز پڑھے گا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت میں اگر واقعی وہاں پندرہ (15) دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کی متعین نیت نہیں بلکہ جب کام ہو جائے گا واپس آجائے گا، تو ایسی صورت میں وہ مسافر ہی رہے گا، خواہ یوں مہینوں گزر جائیں، لہذا جب تک ایسی تردّد (شک) والی نیت کے ساتھ وہاں رہے، قصر نماز ہی پڑھے گا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے "ولو بقي في المصر سنين على عزم أنه إذا قضى حاجته يخرج ولم ينو الإقامة خمسة عشر يوما قصر" ترجمہ: کسی شہر میں چند سال اس ارادے کے ساتھ ٹھہرا کہ جب اس کی حاجت پوری ہو جائے گی وہ چلا جائے گا اور اس نے پندرہ دن وہاں ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو وہ قصر پڑھے گا۔ (فتاوی ہندیہ، جلد 1، صفحہ 139، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "مسافر کسی کام کے لیے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر آجکل آجکل کرتے برسیں گزر جائیں جب مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 747، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4376

تاریخ اجراء: 07جمادی الاولٰی1447ھ/30اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net